جلد ۵ | یوم دوشنبہ ۱۱ رجب المرجب ۱۳۱۸ھ مطابق ۵ نومبر ۱۹۰۰ء | نمبر ۴۵

مقدمۂ الجیکشن

جذبہ آگیا

پچھلے ہفتہ میں مرد چین کی نسبت سنہرہ آئین دونے یہی ثابت ہوتا تھا کہ واقعی ڈچوں کی کمر ٹوٹی اون کے تمام جوش خروش پر پانی پھر گیا۔ اونکی ساری شیخی نکل گئی مگر اب جو خبریں آرہی ہیں ان سے یہ پایا جاتا ہے کہ جان کی غیرت نے اونکو پھر ابھارا۔ اون کے افسر اپنی پراگندہ فوج کو اکٹھا کرتے پھر رہے ہیں۔ کیپ کالونی کے ضلع میں وحشی ڈچوں نے چھاونی ڈالی ہے جس سے بارہ ہزار بھاگے ہوگئے۔ جنرل ... جماعت کو دستگیر کرا دینی میں ہلاک کیا۔ کوئی بڑا میدان ہوگا۔

مردہ نے مردہ کر دیا

سرحدی وحشیوں نے پھر سر اٹھایا ہے اور اوسی آن بان کھینچ تان کے ساتھ اٹھایا ہے جیسا کہ پہلے اٹھایا تھا ہر ہفتہ ایک نہ ایک واردات کرتے رہتے ہیں۔ ۲۴ کی رات کو انہوں نے بزار پر بہت چھاپہ مارا۔ ایک سپاہی کو قتل کر ڈالا اور ایک کو ایسا زخمی کر دیا کہ اوسکی جان کے لالے پڑ گئے ہیں۔ اعلیٰ درجے کی بندوقیں چھین لیگئے لفٹنٹ ... صاحب یہ خبر سنتے ہی جھلا اوٹھے اور سرکوبی کو روانہ ہو گئے ۵۰ بندوقچی اور ... سوار ... ایک مجروح پٹھان جسکو ... لفٹنٹ صاحب نے اوسکو بالکل مردہ سمجھا اسلئے ادھر توجہ نہ کی مگر ... لفٹنٹ صاحب پر ایسا تاک کر وار کیا کہ وہیں ... ہوگئے ...

ایک بندر اور کھلا

ناظرین کو کسی قسمت نے کچھ زندہ تو بانہ ... کہ ہماری بہادر گورنمنٹ نے خود اور بھی آزردوں کے خون بہرنے پر توجہ فرمائی۔ ... حاجی لوگوں نے شور مچا رکھا تھا کہ بندر ... کی روانگی حاجیوں کو سخت تکلیف پہنچتی ہے اور مقررہ میعاد روانگی کے لئے کافی نہیں ہو سکتی اسلئے گورنمنٹ بہادر نے کراچی کا بندر بھی حاجیوں کی روانگی کے لیے مقرر کر دیا ہے۔ مگر یہاں کی روانگی بھی انواع و اقسام کے فکروں سے خالی نہیں۔ طاعون زدہ مقامات تو پہلے ہی نکال پھینکے گئے۔ اب اون کا حال گورنمنٹ ہی خوب جانتی ہے۔ ہمارے تمہارے انکار سے کیا ہو سکتا ہے۔ جس شہر کو ڈاکٹر طاعون زدہ بتا دے بس وہی طاعون زدہ ہے۔

اور چھین لیا

معلوم نہیں کہ ڈچون کو در پردہ کسی نے مدد پہنچائی۔ یا مرتے مرتے اونہون نے سنبھالا لیا ہے۔ ظالمون نے آنکھ کی تو غضب ہاتھ پاؤن [illegible] ہمارے لارڈ رابرٹس تو اس تیاری میں تھے کہ لنڈن پہنچکر خوشی کے نعرے سنیں۔ مہذب بہادرون کی خوبیان اور چالاکیان دیکھیں۔ جو تر پیٹے دیکھیں۔ جلسہ شبال مین بھرے بھرے بال والی پریوش لیڈیون کہ بڑے بڑے عہدہ دارون کیساتھ اتنجا [illegible] ہوا دیکھیں۔ دربار عام مین اپنی شجاعت و ہمت کے متعلق پرزور اسپیچ دیکر حاضرین مجلس کا دل ہلا دین۔ غرض وہ تو ان خیالات میں ہیں اور کمبخت ڈچ سارا کھیل بھنڈا کر دینے کی تدبیرین کر رہے ہیں۔ پچھلے ہفتے تو ایک مقام کے چھین لینے کی خبر آئی تھی۔ اس ہفتہ ایک اور آگئی۔ روٹر شریف فرماتے ہیں کہ وحشی ڈچون نے **کافی** فاؤنٹین پر اڑنگا مار دیا۔ بہادر فوج اونکی یورش کو روک نہ سکی۔ لڑتے لڑتے وہ ظالم اب ہر سمت وہان سے نکلے۔ نابکارون نے یہ چھینا جھپٹی کی ٹھہرا دی۔ خیر جی۔ وہ اگر **کافی فاؤنٹن** ہی کو اپنے قیام کے لیے کافی سمجھ لین تب بھی غنیمت ہے۔ وہ بدمعاش تو اور مورچے چھیننے کی تجویز کر رہے ہیں۔

عورتون کو بھی نہ چھوڑا

ہماری بہادر فوج ڈچونکی بیخ بنیاد اوکھاڑنے کی تو بہت کچھ کوششین کر رہی ہے مگر ڈچ ایسے بد بلا ہین کہ اپنی شرارتون سے باز نہیں آتے۔ اون کی قوت توڑ دینے کی ایسی ایسی ترکیبین کر دیکھی ہین کہ اب ان کو ذرا بھی مدد نہیں پہنچ سکتی۔ پچھلے ہفتے تو وہان کے لڑکون کی نسبت حکم شائع ہوا تھا کہ یہ آفت کے پرکالے بھی موقع پا کے خوب ہاتھ صاف کر جاتے اسلئے انکو بھی قید خانے میں بھیجدیا جائے۔ جب وہ نئی پکڑ دھکڑ شروع ہوئی تو ڈچون کی عورتون نے اون کی ڈیوٹی پوری کرنی شروع کر دی۔ وہ اپنے مردون کو کچھ ان ترکیبون سے امداد پہنچانے لگین کہ جنکی وجہ سے اون کو جنگون مین کامیابی ہونے لگی۔ اس وجہ سے اونکی نسبت بھی اب یہ حکم شائع کر دیا گیا ہے۔ کہ ڈچون کی عورتون کو بھی نہ چھوڑا جائے۔ جس قدر ہتھے چڑھ جائین وہ اُن بندرگاہون مین بھیجدیجائین کہ جہان برٹش محافظین اونکی معقول نگرانی کر سکتے ہون گو کہ اس بندوبست سے ہماری بہادر گورنمنٹ پر بزدلی اور کم حوصلگی کا الزام تو آتا ہے مگر خیر اطمینان تو ہو گیا برٹش محافظین اب مزے کرین اگلی حکمت مین ۱۳ ، ۱۴ برس کے لونڈے بھی لگئے اور ڈچونکی نازک اندام لیڈیان بھی شکنجے مین آگئیں۔

چل پڑے

لیجئے حضرت لارڈ رابرٹس بہادر آخر کار چل ہی پڑے اونہون نے میدان صاف ہو نیکا بھی انتظار نہ کیا۔ ولایت والون کی آو آو نے اون کے دل مین عجیب طرح رنگ کے جلسے دیکھنے کا دولہ اوٹھا دیا تھا۔ اونہون نے یہ سوچا ہوگا کہ زندگی کا کچھ بھروسا نہیں۔ اور اب ٹیا مچوس تو ہو ہی گئے ہین ایسا نہ ہو کہ ارمان دل ہی کی دل مین رہے۔ بہت کچھ فتحین حاصل کین بہت کچھ نام پیدا کیا بہت کچھ ٹرانسوال جیسے غیر مہذب پہاڑون کی ٹھوکرین کھائین۔ بہت کچھ میدانون کی خاک پھانکی۔ چلو اب لنڈن مین زندگی کے مزے تہذیب کی فرحت بھی حاصل کر لین۔ ایک دفعہ ولایت مین عام طور پر فتح کے نقارے تو بجوا دین پھر دیکھا جائیگا۔ اگر ایسا ہی وحشی ڈچون نے زور باندھا۔ تو پھر آکے ان کی سرکوبی کر جائینگے بہر حال لارڈ رابرٹس نے اب لنڈن پہونچنے کی دل مین ٹھان لی ہے اس لیے اونہون نے یہان کا قصہ یہیں چھوڑا۔ اور آپ ڈربن جاتے ہوئے کیپ ٹاؤن پہونچ گئے۔ یہان سے ولایت شریف کی سمت عزم باندھین گے۔ اور نومبر تک لنڈن پہونچ جانے کا اندازہ ہے۔ خدا کرے کہ لارڈ رابرٹس بہادر بسلامتی کے پہونچ جائین۔

تعلیمی فنڈ بد معاش:۔ ایک دیسی گورنمنٹ نے مدد معاش [illegible] ولایت مین اپنا ایک مبا ئیکو بھیجا۔ اور یہ مشہور کر دیا کہ ہندوستانی قائدہ مندون کے لیے جو چندہ کی کمیٹی قائم ہوئی ہے اسکی طرف سے بھیجا گیا ہون اسکے متعلق دل ہلا دینے والے مضامین بھی انگریزی اخبارون مین شائع [illegible] ہزار روپیہ وصول کئے گئے۔ بعد مین [illegible]

ٹرانسوال سے بیکو:۔ دیسی لوگ ابھی تک اسی حیرت مین ہونگے کہ ہماری بہادر فوج جاتی دقتین پیش آرہی ہیں کیا وجہ۔ وہانکی سرزمین کیسی ہے مخلوق کس قسم کی ہے تھیا کس گیندی کی ہین عجب نہیں جو اونکی شجاعت بھی بھد ا اٹھتی ہو۔ اب خوش ہو جائین کہ اونکے ہی یہان نکالنے کا قصد ٹھہرا۔ لارڈ رابرٹس ٹرانسوال لیمپ کے انتظام کیلئے دیسی کو [illegible]

رحم فی بھی ما ثم الا:۔ گورنمنٹ بہادر نے کلکٹر اخبار بنارسی کے ایڈیٹر پر رحم تو کیا۔ یعنی ادس کو قید کی سزا نہ دی مگر اوس غریب کا تو جینے ہی کا کام تمام کر دیا۔ ۱۲ ہزار روپے نقد کا مچلکہ مانگا گیا۔ بھلا وہ دیسی ایڈیٹر کہان سے اتنی بڑی رقم لاتا۔ لاچار اوسکو قید خانہ مین جانا پڑا۔ اسکی بہرو جیہ کر سکتی ہین دہ ہزار کی قرق [illegible]

فتح ہوئی بھی تو کیا ہوئی

بقول روئٹر جنگ طرابلس کا خاتمہ ہے اور عنقریب بہ پرش فتح کا نقارہ عام طور پر بجنے والا ہے۔ اور دہلی کی جامع مسجد پر پھریرا لہرانے والا ہے۔ لارڈ ہاربرٹس کی روانگی ہو چکی۔ وغیرہ تمام انگریزی اخباروں کو خوشی کا نقارہ ابھی بجانا چاہئے تھا۔ مگر ان میں سے بعض پہلے سے بج چکے ہیں۔ کہ وہ جنگ طرابلس کے نقصانات کی تفصیل لکھ رہے ہیں۔ گویا پرانے گھاؤ کو تازہ کر رہے ہیں۔ اور اس سے انکا یہ منشا پایا جاتا ہے کہ اگر **فتح بھی ہوئی تو کیا ہوئی**۔ ایک انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ ۳۰ ستمبر تک جو فوج کا نقصان ہوا۔ وہی نقصان اس قدر ہے کہ سننے والا دنگ سے کلیجہ پکڑ کے رہ جائے۔

ہائی غضب ہائی غضب ۔ ۳۰ ہزار ۱۰ سپاہی تو میدان جنگ میں کام آئے۔ اور ان سے زیادہ بیماریوں کا شکار ہوئے۔ اور ۲۰ ہزار سپاہی اور ۱۲۰۰ افسر ایسے مجروح ہوئے کہ ادھر کے ہو رہے نہ ادھر کے۔ ۵۰۰۰ بالفعل جو فوج ہسپتالوں میں زیر علاج ہے اس کی تعداد الگ ہے۔

گو کہ اس تعداد کی نسبت بھی جاہل لوگ یہی خیال کریں گے کہ اپنے منہ سے بنا نقصان کون پورا پورا بتاتا ہے۔ کم از کم ۱۰ کا صفر تو دبا ہی دیا جاتا ہے۔ لیکن خیال کیا جائے تو یہ میزان غلط نہیں معلوم ہوتی۔ ہزاروں تک نوبت پہنچتے پہنچتے لاکھ کی حد سے بھی آگے نکل گئی ہے۔ جس کی تعداد پر خیال کر کے ہمارا دل شرمندہ ہوا جاتا ہے۔ اسلحہ جات میں گئیں وہ علیحدہ اور ۲۵ کروڑ ہزار روپئے کا نقصان ہوا وہ الگ۔

ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی

چندۂ حجاز ریلوے

نام	مقام	رقم	معرفت
منشی محمد عبدالقدیر صاحب	بجنور	عہ	
مولوی محمد اسحق صاحب	//	عہ	منشی محمد عبدالقدیر صاحب
منشی عرفان علی صاحب	//	عہ	//
قاضی محمد سعید صاحب	//	عہ	//
قاضی محمد علی صاحب	//	ار	//
قاضی عبدالصمد صاحب	//	ار	//
مولوی احسان الحق صاحب	//	عہ	//
مولوی حبیب احمد صاحب	//	عہ	//
قاضی محمد علی صاحب	//	عہ	//
ایک سماة پردہ نشین	//	عہ	//
منشی شفیق احمد صاحب	//	عہ	//
منشی محمد صدیق صاحب	//	عہ	//
منشی عبدالغفور صاحب	//	عہ	//
علی بخش [illegible] بخش صاحب	اجمیر شریف	[illegible]	
شیخ عبدالغفور صاحب	[illegible]	ار	
شیخ [illegible] صاحب	قصبہ [illegible]	ار	شیخ عبدالغفور صاحب
نبی بخش صاحب	//	ار	//
شیخ محمد [illegible] صاحب	فرخ آباد	ار	
شیخ عبد[illegible] صاحب	میرٹھ	[illegible]	
عبد[illegible] صاحب متعلم	گونڈہ	[illegible]	حافظ عبدالعزیز صاحب
حافظ محمد [illegible] صاحب	//	عہ	//
حافظ الٰہی بخش صاحب	//	عہ	//
محمد امیر علی صاحب	//	[illegible]	//
مقبول احمد صاحب	//	[illegible]	//
منظور احمد صاحب	//	[illegible]	//
عبدالحکیم صاحب	//	[illegible]	//

اللہ کری جوشش کرم و زیادہ

نام	مقام	رقم	معرفت
ستار بخش صاحب متعلم	گزیدہ	[illegible]	حافظ عبدالعزیز صاحب
محمد یوسف صاحب انجنئیر [illegible]	[illegible]	[illegible]	//
[illegible] صاحب [illegible]	باندہ	ار	
شرافت اللہ خان صاحب	شاہجہانپور	عہ	ایجنٹ پنچ بہادر
محمد ریاض اللہ خان صاحب	//	عہ	//
والدہ محمد صدیق اللہ خان صاحب	//	عہ	//
اہلیہ محمد حسن خان صاحب	//	عہ	//
سماة [illegible] مکان محمد حسن خان صاحب	//	عہ	//
والدہ صاحبہ جیلانی	//	[illegible]	//
سماة [illegible] صاحبہ [illegible]	//	[illegible]	//
سماة [illegible] ملازمہ	//	[illegible]	//

میزان	[illegible]
رقم سابقہ	[illegible]
میزان کل	[illegible]

چندۂ حجاز ریلوے کو اب تو لوگوں نے دل لگی سمجھ لیا۔ جب کسی نے انکو ذرا دبا دیا اور انہوں نے سمجھا چھٹنانے کیلئے [illegible] میں [illegible] دیا۔ یہ بات تو سچ ہے کہ ان کا یاں بہت ہوتا ہے۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ حضور سلطان معظم کو ہمارے پیسے کی پرواہ کب پڑی ہے۔ پھر بھی انکی عنایت تھی جو [illegible] کہ اس کار خیر کی شرکت کا موقعہ دیا [illegible] کہ ایسی کم حوصلگی تو [illegible] چاہئے ان [illegible] خاص [illegible]

چین بھی ٹرانسوال ہوگیا

جنگ چین کے متعلق بھی عجب دو رنگی کارروائیاں ہو رہی ہین۔ ایک طرف تو یہ دکھایا جاتا ہے کہ صلحنامہ کی شرائط پر بحث ہو رہی ہے۔ جنگ کا خاتمہ شد۔ اور ایکطرف فوجی تیاریان دکھائی جاتی ہین۔ مقام اور وچ کی نسبت خبر دی گئی ہے کہ وہان بڑا اجماری توپخانہ چین پر چڑھائی کے لیے تیار ہو رہا ہے۔ ڈربن مین بھی وہان کی روانگی کے لیے فوجین تیار ہو رہی ہین۔ اور اون کی نسبت خبر ہے کہ عنقریب روانہ ہونے والی ہین۔ باغیان چین کی نسبت بیان کیا جاتا تھا کہ سب فنا فی البغاوت ہو گئے۔ اب کسی فرقہ مین جرأت نہین جو یورپی فوجون کا مقابلہ کرے۔ مگر اون کی نسبت بھی اب یہ خبر آئی کہ اونھون نے حملہ کر کے دول یورپ کی فوجون سے ایک مقام چھین لیا۔ دوسرا چھیننے کی تیاری کر رہے ہین۔ یہ عجب اندھیر ہے۔ اگر واقعی یہ سب خبرین سچی ہین تو نہایت ہی حیرت انگیز معاملات ہین۔ ان سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ جنگ چین بھی جنگ ٹرانسوال بنگئی۔ وہان کے باغی بھی مرتے مرتے دول یورپ کا پیچھا نہین چھوڑین گے۔ بلکہ ہمکو تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت روس نے جو یہ کیا ہے اپنی فوجین جو اونھون نے پیکن سے اوٹھالین اسکا منشا یہی تھا کہ اب خوب جنگ کی گہما گہمی ہو۔ چین پر سب سے زیادہ روس کا دباؤ تھا جب یہ ہی اوٹھ گیا تو وہ کس سے دبنے والے ہین۔ عجب نہین جو خفیہ طور پر چین نے روس کی فوجون کا اوٹھا لیا پھر اور سب کو اس پھیرے پر رضامند کر کے سب کا حصہ تیاری ہی تدبیر کر دیا جائیگا۔ اونکو دلکا ارمان نکال لینے دو۔

مجبور بھی ہین مختار بھی ہین

یہ عجیب بات ہے کہ جس فوج چین کی نسبت بیان تو یہ کیا جاتا ہے کہ ہماری بہادر فوج نے جو ہزاروں شکستین دیدی ہین اور اس سے کل وحشیان ٹرانسوال کا دھڑ ٹوٹ گیا۔ اور یہ بھی خبرین بھی دیجاتی ہین کہ فلان مقام پر فوجون نے زور پکڑ لیا۔ فلان مقام کو اونکہ مین لے لیا۔ فلان جگہ کی ریل اوکھاڑ ڈالی۔ فلان مقام کا پل توڑ ڈالا اور یہ بھی خبرین آتی ہین کہ بوئر لڑائی کی جان چراتے پھرتے ہین۔ اور امن امان کے طالب ہین گو جب اون سے کہا جاتا ہے کہ اگر اپنی جان کی خیر چاہتے ہو تو حلقہ غلامی مین آؤ یہ سنکر وہ آگ بگولا ہو جاتے ہین اور کہتے ہین کیا تمنے ہمکو ہیجڑا سمجھا ہے۔ چنانچہ آج ہی کل جنرل بوتھا کو لکھ کے بھیجا گیا کہ تم مین اب کچھ دم تو رہا نہین۔ خواہ مخواہ بھی میدان جنگ مین ہاتھ پاؤن پیٹ کے حرام موت مرنے پر کمربستہ ہو انگلستان کے رعب و داب پر سیدھی طرح ایمان لے آؤ۔ اور صدق دل سے سمجھلو کہ دنیا مین اس سے بڑھکر اور کوئی سلطنت نہین۔ یہ ہدایت نامہ جنرل بوتھانے جو دیکھا تو اوسکی آنکھون مین خون اوتر آیا۔ اور اوسنے کہلا بھیجا کہ رعب و داب کے جھلاوے شان و شوکت کے گھمنڈ مین رہنا۔ ہم مین دم ہے یا نہین اسکی کیا تمام ابھی ہم مین بہت کچھ دم ہے۔ اور اگر کچھ بھی نہ ہے تو کچھ پروا نہین۔ اطاعت قبول کرنے سے تو ہم مر جانا بہتر سمجھتے ہین۔ ہمین سخت تعجب ہے کہ وحشی فوج تو ایسی خودداری کی باتین کر رہے ہین اور لارڈ رابرٹس بہادر لندن پہنچکر گلے مین فتح کا ہار پہننے کی دل مین ٹھان رہے ہین۔

فاتح فوج کی مصیبت

کالا لوگ تو سیاہ بختی کی وجہ سے عرصہ دراز سے گردش مین پڑے ہوئے ہین۔ کال پہ کال طاعون پر طاعون ہیضہ پر ہیضہ۔ غرض بلا و تپ بلائین نازل ہوتی رہتی ہین۔ خیر ہم تو کالا لوگ ہین اس وجہ سے اللہ میان بھی ہم سے خفا ہے ہین۔ مگر ہمین تو یہ تعجب مع الافسوس ہو رہا ہے کہ آجکل گورا لوگ کی گورنمنٹ کی قسمت کی کس کا پلٹا ہو گئی حضرت عزرائیل آجکل اسی قوم کیطرف زیادہ جھکتے ہین ٹرانسوال مین تو وہ ہاتھون ہاتھ اسکی خبر لے رہے تھے۔ دیکھئے لندن مین بھی سلسلہ جاری ہے جو ایک ہی ہلے مین ... دیکھئے یہ عجب معاملہ ہے کہ ولایتی مانسون کی خوشی مین بھی غم شریک ہو جاتا ہے۔ حال کا ذکر ہے کہ سٹی امپیریل والنٹیرز (شاہی فوج والنٹیر) جو جنگ ٹرانسوال مین بہت نامور ہو کے لوٹ کے آئی ہے اپنے وزن جرم دکھانے اور عوام کے دلپر اپنی شجاعت کا سکہ بٹھانے کیلئے شہر مین گشت لگانے کے واسطے نکلی۔ تو رعایا مین فرحت و مسرت نے ایسا جوش مارا کہ سب نے بڑھ کر ریل پیل کر دی وہ تو جنگ ٹرانسوال مین میدان مار کے آئی تھی وہ بھلا کیون رکنے والی تھی اپنے جوش مین منہ اٹھائے بڑھے چلی گئی اور سنے جو گھوڑون کی سواری تھی تو تماشائیون مین تلے اوپر کا حساب ہو گیا۔ پیچھے سے آگے۔ آگے سے پیچھے۔ اوپر سے نیچے۔ نیچے سے اوپر غرض ایسی لوٹ پوٹ ہوئی کہ ... لوٹ پوٹ ہوگئے ٹرانسوال کی ولایتی فوج کی نسبت تو شاہی گزٹ ہی کرتا تھا کہ آج اتنے زخمی ہوئے آج اتنے مارے گئے۔ یہی کس کس مقام کے رہجانے تھے۔ اور یہان تو ... کی کمپ ہو گئین نے اپنی آنکھون سے دیکھ لی۔ کیسا کچھ صدمہ گذرا ہوگا۔

ڈچون کا روگ مار دیا

ہماری بہادر فوج نے سب سے پہلے یہ سمجھا کہ وحشی ڈچون کی بیخ و بنیاد کاٹ ڈالا مگر انکا زور کسیطرح نہین ٹوٹتا یا جن بھوتون کی طرح سے امنڈے چلے آتے ہین تو اس کو سخت حیرت ہوئی کہ یہ معاملہ کیا ہے جہان سمجھتے کہ دو کو مقابلہ کیلئے ایک دم فوج تیار ہو جاتی ہے۔ کاٹ چھانٹ کر سب انکا صفایا کر دیا جاتا ہے تو سمجھتے دو ہفتے بعد وحشیون کا گروہ مقابل مین آ دہمکتا ہے۔ پہلے تو یہ وہم ہوتا تھا کہ وحشی فوج شاید مر مر کے زندہ ہو جاتے ہین مگر اب معلوم ہوا کہ انکی ذریات بھی آفت کی پرکالہ ہے۔ مثل مشہور ہے کہ سانپ کا بچہ بھی سانپ ہی ہوتا ہے۔ انکے بچون کو وحشی پن آ جاتا ہے تو سو دو سو بچے اکٹھے ہو کے میدان کارزار مین کٹ پتلیون کی طرح چلے گئے ہین۔ ہماری بہادر فوج تو اس خیال مین رہتی ہے کہ بچے ہین ہی کھیل کود کے چلے جائینگے مگر وہ ظالم تو دو بوڑھی دہوکہ مین ایسا ہاتھ مار جاتے ہین کہ ہماری بہادر فوج چو ترہی بیٹھی رہتی ہے۔ اسلئے اب لارڈ رابرٹس بہادر نے یہ ترکیب سوچی ہے کہ اب وحشی ڈچون کی ذریات کو بھی زندگی مین لے لیا جائے۔ چنانچہ یہ حکم جاری کر دیا گیا ہے کہ جس بچے کی عمر ۱۲ برس یا اس سے زیادہ کی ہو اسے فوراً گرفتار کر لو۔ بلومفونٹن کے گرد و نواح مین ہماری بہادر فوج نے اسکی تعمیل بھی شروع کر دی کیونکہ سو بچے پکڑ لئے۔ لارڈ رابرٹس کی دانشمندی کے تو ہم بھی قائل ہین واقعی یہہ تجویز بہت ہی مفید ہوگی مگر یہہ سمجھ مین نہین آتا اس حکم کی تعمیل ہماری بہادر فوج منصفانہ طور پر کسیطرح کر سکتی ہے۔ کیا لارڈ رابرٹس بہادر نے کوئی ایسا تھرمامیٹر ایجاد کیا ہے جس مین فوراً عمر کا اندازہ کر لیا جاتا ہے۔

پھر جان پڑ گئی

آجتک یہہ سمجھ مین نہین آیا کہ وحشی فوج کون سی مٹی کی گھڑت ہین۔ اگر وہ واقعی مٹی کے بنے ہوتے تو اب تک کبھی کے ریزے ریزے ہو جاتے۔ ہماری بہادر فوج نے اپنی شجاعت و ہمت کا ثبوت دینے مین کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا۔ وحشی ڈچون کو اتنا مارا اتنا پیٹا۔ اتنا کاٹا اتنا چھانٹا کہ اوجھے کیا دم ہماری بہادر فوج کے ہوش باختہ ہو گئے مگر وحشی فوج اس بلا کے پیچھے مین کہ وہ اپنی جہالت اپنی حماقت اپنی رذالت اپنی خباثت سے آجتک باز نہ آئے پچھلے ہفتہ تو یہ خبر وحشت اثر آ ہی چکی تھی کہ انہون نے ایک مقام ہماری بہادر فوج سے چھین لیا اور اس سے ڈھنگے ہی سے لیا کر دو ایک مقام اس مقامون کے برابر ہو گیا یعنے ہماری بہادر فوج نے جو اور تھے طوفان بے تمیزی کو روکنے کی کوشش کی تو اتنا سخت نقصان ہوا کہ روٹر شریف اوس کی تفصیل صاف اوڑا گئے۔ خیر اوسکی تلافی تو ہماری بہادر فوج نے مرہٹ کے دوسرے ہی روز کر لی مگر دوسرے روز ان ظالمون نے اور بھی ستم ڈھا دئے۔ تین مقامون کی ریل برباد کر ڈالی ایک پل اوڑا دیا جس سے ہماری بہادر فوج کی آمد و رفت مین رکاوٹ پیدا ہو گئی۔

پھر یہہ اوس ہفتہ کی بات ہے اس ہفتہ کی سنئے بلیومفونٹن کے جنوب مین ان وحشیون نے ہماری ریلوے کا بہت بڑا حصہ اوکھاڑ پھینکا۔ اور ٹیلیگراف کے بھی ٹکڑے اوڑا دئے۔

ہماری بہادر فوج بھی اونکی گھات مین لگی ہوئی ہے۔ وہ ذرا ہتھے چڑھ جائین تو سب کسر نکل لے۔

نکال ڈالا

لوگ تو یہ سمجھے ہونگے کہ جنگ ٹرانسوال کو ۲ سال ہو چلا ابھی ہماری فوج ادہر اودہر ہی ماری ماری پھرتی ہے حالانکہ ڈچون کو اسنے بیشمار شکستین دی ہین مگر ہنوز روز اول ہے۔ ڈچون کا بل ذرا بھی نہین نکلا۔ ابھی اکڑفون نہایت کا ہی جو پہلے تھی وہی اب بھی ہے۔ برٹش گورنمنٹ کو وہ ذرا بھی خاطر مین نہین لاتے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ہماری بہادر فوج کا رعب وحشی ڈچون کے دلون پر ایسا چھا گیا ہے جیسے ولایت پر کالا بادل اکثر چھایا رہتا ہے۔ ہماری بہادر فوج نے اونکی جو بین ڈھیلی کر دی ہین مگر وہ آجکل اس مثل پر کاربند ہین کہ چور چوری سے جائے تو کیا ہیرا پھیری سے بھی جائے مگر ہماری بہادر فوج کی خوشبو سے بھی کانپ اٹھتے ہین۔ اندھیرے اجالے اگر اونکو کوئی ایسا ہی موقعہ کا موقع مل گیا تو کچھ کر گئے ورنہ کان دبائے پڑے رہتے ہین ہماری فوج جس بل جاتی ہے بچاتی ہے۔ اشارون پر کام دیتے ہین۔ چاہے جس شہر مین رکھتی ہے چاہے جس شہر سے نکال دیتی ہے۔ حال ہی کا ذکر ہے کہ جنرل ہنٹر نے ونٹربرگ کے ڈچون پر ایک حکم نامہ ہنٹر پھینکا دیا کہ یہان سے فوراً نکل جاؤ۔ تم لوگ وحشی ہو بے تہذیب ہو۔ اس شہر مین رہنے کے قابل نہین۔ وہ بیچارے کان دبائے نکلے چلے گئے اور نکال باہر کئے گئے وجہ اسکی یہ ہے کہ آپ ہی کی رہگذر مین وہ فوربرگ ریلوے کو برباد کر ڈالتے تھے۔ جب اونکو موقعہ لگتا۔ اونہون نے لائن اوکھاڑ پھینکی۔ گو کہ ہماری فوج اوسکی حفاظت اور مرمت درستی کا گروہ اسکی مرمت مین رات دن مصروف رہتا مگر اسپر بھی وہ اپنا کام کر ہی جاتے تھے۔ اس وجہ سے جنرل ہنٹر نے ان سب کو نکال پھینکا۔ مگر یاد رہے یہہ نکال پھینکنا بھی کچھ خالی خولی نہین رہا وہ کمبخت اس مجبوری پر ہماری بہادر فوج کا سخت نقصان کر گئے

معرکہ آرائی

مسلمانو اگر تم مین ہے کچھہ فکر رسا باقی
تو بول اٹھو کہ ہے اسلام کی ٹنٹو مین کیا باقی

مکرم معظم جناب حکیم مولوی محمد عبد الحمید خان صاحب فرخ دہلوی زاد عنایتکم ۔ بعد تسلیم بصد تعظیم التماس ہے کہ مین کئی ہفتون سے آپکے اخبار پیسہ اخبار مین حجاز ریلوے کے چندہ کی بابت پڑھ رہا ہون مختلف مضامین دیکھتا ہون ۔ مگر افسوس ہے کہ چندہ کی فہرست مندرجہ اخبار مذکور پر جو نظر ڈالی جاتی ہے تو معدودے چند آدمیون کے نام ملتے ہین ۔ مین خیال کرتا ہون ۔ کہ آپکے اخبار پیسہ اخبار کی اشاعت چھہ سات ہزار سے کم ہوگی اور یہ اخبار کم از کم بیس بائیس ہزار آدمیون کی نظرون سے گذرتا ہوگا کیا وہ لوگ جو اس اخبار کو خرید سکتے ہین کم از کم فی کس کے حساب سے بھی حجاز ریلوے مین چندہ نہین دیسکتے ہین دیسکتے ہین بیشک دیسکتے ہین ۔ پس کیا وجہ کہ ابتک کوئی معقول رقم زر چندہ کی آجتک کسی ہفتہ مین بھی وصول نہین ہوئی ؟ اگر مسلمانون کو اپنی قوم کی بہبودی اور ثواب آخرت کا خیال نہین ہے تو بلا سے اپنے نام کے واسطے ہی دین ۔ یا یون ہی سمجھہ لین کہ ہماری یہ قلیل رقم فضول خرچی کی مد مین بانٹہ کہاتے گئے ۔ اگر اس اخبار کے خریدار اور ناظرین ہی چندہ بھجوائین تو بھی بیس پچیس ہزار سے زائد رقم وصول ہو جانی کوئی بڑی بات نہین ہے ۔ ہندوستان مین ۷ کروڑ مسلمان بستے ہین ۔ اگر ایک پیسہ فی اسم کا بھی حساب چلایا جائے تو ۳ بار و لاکھہ ۵ ہزار کی ایک مناسب رقم وصول ہو جائے ۔ اور پھر اخبار کی سرخی **مسلمانان ہند کی عالی ہمتی راست** اور بجا معلوم ہو ۔ اور مسلمانان ہند کا سکہ غیر قومون کے دلون پر بیٹھہ جائے ۔

کچھہ مشکل نہین کہ ہر ایک شہر اور قصبہ مین جہان مسلمان بستے ہون ۔ اون مین سربرآوردہ لوگ اپنے اوپر ضروری کامون کیطرح اسکو بھی ضروری اور روزہ نماز کی طرح فرض سمجھین ۔ اور اسلامی جلسہ منعقد کرکے سب مسلمانون سے چندہ وصول کرین ۔ اور روپیہ ادہر بھجوانا شروع کردین ۔ بعض کوتاہ نظر کو ہماری عادل برٹش گورنمنٹ (خدا اسکو ہمیشہ قائم رکھے) کیطرف سے کسی قسم کی ناراضگی کا خوف ہوگا ۔ یہ خیال محض بے بنیاد ہے ۔ اس عالیجاہ سلطنت معززہ گورنمنٹ کا اسمین کچھہ نقصان نہین ۔ اور جس مین اسکا نقصان نہو وہ اوسکی پرواہ ہی نہین کرتی ۔ وہ خود ہمین آدمی بنانیکی کوشش کرتی ہے ۔ اور اوسنے درحقیقت ہمین آدمی بنا دیا ۔ ورنہ ہندی مسلمان عرب والون کی طرح سوائے ضرب یضرب کی گردان کے اور کیا جانتے تھے ؟ ہم اوس کے تہ دل سے مشکور ہین ۔ اور ہمکو ایسا ہونا بھی چاہئے کہ مرزا غالب برٹش گورنمنٹ کے عہد حکومت کی تعریف مین فرماتے ہین سے در روزگار ما تو ان شاد یافت ۔ خود روزگار آنچہ درین روزگار یافت ۔ کیا مسلمانون کو خبر نہین کہ اونکی قوم کیحالت کس قدر زبون اور ناگفتہ بہ ہو گئی ہے ۔ کیا وہ نہین جانتے کہ اس ریل سے اون کے کسقدر فوائد وابستہ ہین ؟ کیا اونکو نہین معلوم کہ عیسائی دنیا کس قدر سبقت لیجا چکی ہے ۔ اور کس قدر دن بدن تیاری ہو رہی ہے ؟ کیا مسلمان نہین جانتے کہ آخر اس ترقی کا سبب کیا ہے ؟ کچھہ نہین ۔ صرف تہذیب تعلیم ۔ اور وہانکی قومی جوش ۔ تہذیب سے میری مراد یہ نہین اور نہ کسی کی ہو سکتی ہے کہ ٹہیک کر آداب کیا اور ٹٹ بنکر دوزانو ہو بیٹھے ۔

کسی شہر مین جہان عیسائی رہتے ہون ۔ چہوٹون بھی کوئی چندہ کی تحریک کردے تو صرف ایک ہی شہر مین سے ہزارون روپے وصول ہو جائین ۔ لاکھہ دو لوگ مالدار سہی ۔ مگر تم بھی ابھی کچھہ ایسے نادار نہین ہو ۔ کیا یہہ بھی کچھہ مشکل ہے کہ ہر ایک شخص اپنی ماہوار آمدنی مین سے ایکدن کی کمائی اس کار خیر مین بھیجے اور اس کے علاوہ ثواب آخرت کمانیکے اپنی قوم اور دین کو ممنون کرے ۔ اس ریل کے ذریعہ سے کروڑون آدمی حج مین بآسانی شامل ہو سکینگے ۔ اور سیاحت عرب و عجم جب چاہینگے کرلین گے ۔ قومی جوش اور اسلامی شوکت ظاہر ہوگی ۔ اور چندہ دہندگان کو جنون کا ثواب تا قیامت ملتا رہیگا اور عنقریب آخرت مین ستر و بہتر ملین گے یعنے جیسی اور دودو" مسلمان عیسائیون سے ہی نہین بلکہ اپنے ہر ایک ہمعصر قوم سے ہر ایک بات مین پیچھے رہے جاتے ہین اور انہین کانون کان خبر نہین ہوتی ۔ بیخبر قومی نااتفاقی ۔ آپس کا اختلاف اور بے پروائی تھی جس نے ہمین اس حال زار تک پہنچا دیا ۔ ہندوستان کی سلطنت ہی نہین ۔ بلکہ اوس کے ساتھہ دولت ثروت تعلیم ۔ تہذیب ۔ غرض سب ضروری چیزون سے محروم کر دیا ۔ اب ہم لوگ اپنی کمائی کو خرچ کرتے بھی ہین ۔ تو کاہے مین ۔ پہول والون کی سیر مین ۔ حضرت سلطان نظام الدین اولیا علیہ الرحمہ کے عرس مین یا گڈے گڑیا کے بیاہ مین ۔ کہ ابھی اجمیر شریف سے خبر آئی ہے کہ ایک مسلمان نواب صاحب بہادر نے گڈے گڑیا کے بیاہ مین تین چار ہزار روپئے خرچ کر دئے ۔ کیا یہ قابل افسوس بات نہین اے قوم جینے کی باتین کر جینے کے یہ ہرگز لچھن نہین ۔ اے مسلمانو آنکہین کھولو ۔ اور ذرا دیکھو تو سہی کہ غیر قومین کیا کر رہی ہین ۔ وہ قومین جن کو تمنے فتح کیا ۔ تعلیم و تربیت دی ۔ وہی اب تم سے کوسون آگے بڑھہ گئین ۔

یہ وہی اسلام ہے کہ جس کے نام سے روسے
زمین کانپتا تھا - وہی اسلام ہے جس نے ایسے
بچے پیدا کئے کہ جنکا آج تک دنیا میں جواب نہیں -
افسوس اب تمہیں خبر نہیں کہ دنیا میں کیا ہو رہا
ہے اور دنیا کہاں کیا کچھ کر گئی ہے - خدا کے واسطے
خواب غفلت سے بیدار ہو - اور قومی ترقی و
صنعت و حرفت کی طرف توجہ کرو - قومی ہمدردی
کو فرض سمجھو - قومی بھائی کو اپنی بھائی جانو -
قوم کو اپنے سگے بہن بھائیوں سے زیادہ سمجھو
اور سب ایک جان ہو جاؤ -

جہانتک ہو سکے قلم سے - روپیہ سے
ہاتھ پاؤں سے - قوم کی مدد کرو - ورنہ مٹ جاؤ گے
تباہ ہو جاؤ گے - اور بھی زیادہ ذلیل و خوار ہو گے
حجاز ریلوے میں مسلمانوں کو چندہ دینا فرض ہے
کہ حاجی بیچاروں کے بے حد آسانی ہے - بہت ہی کم خرچ
میں حج سے مشرف ہو سکیں گے - نہ بدوؤں
کی لوٹ مار کا ڈر ہوگا - نہ پانی کی قلت اور عرب کے
ریگستان کی گرمی کی تکلیف دیکھنی ہوں اور اونٹوں
کی سواری کی زحمت - ریل کا کرایہ تو آدھی پائی فی
میل کے حساب سے ہوتا ہے - اور گاڑی بارگی
کے سے ایک میل تک سفر کرنے میں روپیہ آٹھ آنے سے
کم تو نہیں کرنا پڑتا - جو لوگ اب ۲۰۰ روپے
میں حج کر سکتے ہیں حجاز ریلوے کے ذریعہ
سے صرف ۵۰ روپے میں کر لیں گے - اور
ناقابل برداشت مصائب اور جان جوکھوں سے
بھی بچیں گے - بدوؤں کے بندوق کا شکار بھی
نہ ہوں گے اگر کسی سادہ لوح کو بدوؤں سے کوئی
خاص ہمدردی ہو اور اوسکے خیال میں ریل
میں جانے سے اون کی روزی بند ہو جاتی معلوم
ہوتی ہو - تو اوسے کہو یہ خیال چھوڑ دینا چاہئیے
کہ قاضی جی دبلے کیوں ہو شہر کے اندیشے

سے - حضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کو اپنی رعایا
کا بہت خیال ہے - حضرت ممدوح نے پہلے
ہی حکم نافذ فرما دیا ہے کہ بدوؤں کے تخصیص
میں یہ ہر لوگ بھی فوج میں بھرتی ہو سکیں گے
اور دیگر ریلوے میں ملازمت دیجاویگی پس یہ
کبھی عجب نہیں کہ اب وہ بدوؤں کی روزی کی شکل آ گئی ہے
بعض ناواقف اہل اسلام کا یہ خیال ہوگا کہ جیسا
لوگ کہتے تھے کہ ریل نہ بنے گی - یہ خیال بھی اون کا
محض بے بنیاد ہے - ترک لوگ ہی ریل نکالیں گے
اور وہ ہی انجن چلا لینگے - وہ لوگ ہندی مسلمان
کی طرح عیسائیوں کے محتاج نہیں ہیں - میں اب
رخصت ہوتا ہوں اور اس بیچ خراشی کی معافی
مانگتا ہوں - والسلام

دنگے بہر یہ ترشا مجھے نشان ہی تو
لے فلک اس سے زیادہ نہ مٹا اہر گز

الملتمس آثم احقر العباد
محمد صبیح الدین عمر دراز - عفی عنہ طالب علم
ایف - اے کلاس - خیرپور بہادر دہلی سیکنڈ چہ پنڈت

بیک ساعت بیک لحظہ بیکدم
دگرگوں میشود احوال عالم

(نذر اجل)

پیارے پنچ کچھ معلوم ہوا کہ ہمارا ہیڈ نگ کیا
ڈنگ ہانک رہا ہے جی ہاں مجھے معلوم ہوتا
ہے کہ آپ گورستان کی کسی پرانی قبر سے چلا
رہے ہو کہ دنیا میں نذر اجل کر نگی لاحول ولا
عجب گیا مردہ ہو میاں جب آنجناب ہی نذر اجل ہو
جاوینگے تو کہاں سے ایسے واقعات کی اطلاع
ہی کون کریگا پھر کیا آپ زندہ در گور ہیں - نہیں
نہیں - قبلہ ایسی بات نہیں ہے ہوگا ہے تم

کھو گئے بھی یا حق مغرب کے گرد سے کہا جاؤ گے
اصل تو آپ مدتوں غائب رہتے ہیں جس سے
صاف گمان ہوتا ہے کہ آپ دنیا سے سفر کر گئے
اور جب کبھی آپ صورت دکہاتے ہیں تو روتے
بسورتے ہی نظر آتے ہیں حضرت کیا عرض کروں
جیسے آپکا اخبار گنڈ بدار آتا ہے اوسیطرح ہند
بھی صورت دکہاتا ہے - حوادثات عالم نے اس
قدر پریشان کر رکہا ہے کہ بیان نہیں کر سکتا
جس طرف نظر اوٹھا کے دیکھئے - ایک نیا آشوب
بپا ہے سچ ہے دنیا جائے عبرت ہے نہ جائے
عشرت قافلے کے قافلے ملک عدم کو کوچ کر
رہے ہیں اسپر بھی ہماری آنکھیں نہیں کھلتیں
اور ان کو زمانہ دیکھ کر عبرت نہیں ہوتی اگر کہیں
کی پارٹی - یا گارڈن پارٹی ہو - تو نذر و جہ شریف
کی ازراہ تکلف بیچ تو آئیں اور اوس میں شامل ہوں اور جا
جو خدا کی راہ کا کہیں ذکر ہو تو قحط سالی کی شکایت
قرضداری کا حیلہ - بیکاری کا بہانہ - غرض طرح طرح
کی حیل حجت نکال کھڑی کریں - دور کیوں جائیے
ایک ذرا سی بات ہے کہ اسوقت ہمارے پیارے
خلیفۃ المسلمین سلطان المعظم نے جو اعلان شائع
کیا ہے جسمیں حجاز ریلوے کے بارہ میں کل اہل
اسلام کو شامل ہونیکا موقعہ دیا ہے - سبحان اللہ
اس سے بڑھکے اور کونسی دریا دلی کی نظیر مل سکتی ہے
جو پیش کی جائے - جن کو روپیہ دو دو دینا
بار گذرتا ہے او نکو سلطان المعظم کی عالی حوصلگی
پر غور کرنا چاہئے جنہوں نے ایسے ثواب عظیم
میں کل اہل اسلام کو شامل ہونیکا حکم دیدیا آج
کون ایسا ہے جو خود دینکی کر کے ثواب سمیٹے
کی طاقت رکھتا ہے اور وہ اوس ثواب میں اور
لوگوں کو بھی شریک کر سکے - فضل خدا سے یہ تو
سلطان المعظم کا ہی حوصلہ ہے جو ایسے بڑے بڑے

ہین پر مسلمان کو شامل کر لیا۔

اب میں آپکو ایک عجیب واقعہ سُناتا ہوں تاریخ ۲۹ اکتوبر کو دو عورتیں مقام جلگاؤں سے اپنی ہمشیرہ کے ملنے کیواسطے آئیں یہ بیچاری کبھی بہوساول کو نہیں آئی تہیں۔ شب کو قیام کیا اور کل ۳۰ اکتوبر کو اونہوں نے قصد کیا کہ چلکے تاپتی ندی کا پل جو آہنی ہے اوسے دیکھ آویں۔ قسمت میں کچھ اور ہی لکھا تھا۔ غرض تینوں بہنیں اور وہ چند یوم قبل سے بہوساول میں قیام پذیر تہی وہ اور دونوں عورتیں جا اوس کے ملنے کو آئیں۔ تینوں ملکر ندی پر گئیں واپسی کے وقت چھوٹی بہن نے کہا کہ دوسری چادر دہو لیں دونوں بہنیں ٹہر گئیں قضا الہی چادر دہو نے دہوتے ہاتھ سے چھوٹ گئی بیچاری اوس کے لینے کو جہکی تہی کہ پیر پہسل گیا اور پانی میں جا گری بڑی بہن نے جو دیکھا کہ گر پڑی کو دوڑی وہ بہی گر پڑی تیسری بہن نے جو یہ دیکھا گھبرا کر شہر کی طرف دوڑی مگر جب تک وہ خبر کر آئے آئے دونوں نذر اجل ہو چکیں ناچار بوقت تمام لاشیں نکالیں۔ کیونکہ وہ بیچاریں اوس گہن نہیں۔ سب سے زیادہ تعجب خیز اور حیرت انگیز یہ بات ہے کہ اونکے بہنوئی نے وارث ہونے پر بہی سرکاری ذریعے سے راتوں رات اُنہیں پل کے ہی قریب بغیر پڑھے نماز جنازہ کے دونوں بہنیں ایک ہی گڑھے میں دفن کر دیں۔ یہاں تک نوبت آگئی جب اور محلہ والوں کو خبر ہوئی تو بہت افسوس ہوا اور اونہوں نے اون کی قبر پر آکے جنازہ کی نماز پڑہی۔

چون آہنگ رفتن کند جان پاک
چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک

نامہ نگار اسپیشل۔ م۔ ق۔ بہوساول

ہندوؤں کی دیوالی اور چوروں کا دیوالہ
فضولخرچوں کے ہاتھ میں بہیک کا پیالہ

لیجئے لالہ صاحب دیوالی آئی ہندوؤں کے نزدیک بہی بیاہ لی آئی پشاوری پٹھانوں کے نزدیک جلنے کی بیلی آئی۔ ایک سرے سے دیوے چراغ جلنے لگے کنجوس بنیوں کے کلیجے جلنے لگے جس طرف آنکھ اوٹھا کر دیکھئے سوائے روشنی کے کچھ نظر نہیں آتا بعض لوگوں نے دوکانوں کو سجا بنا کر الوئیڈ نہیں بجلی کمپنی کی خار بنا دیا۔ گھر کی الّیا بلیا چوراہے کی نذر کر دی۔ وہ وہ آگ کی لوکٹیاں سڑکوں پر گھمائیں کہ آتش بازی کے لیکچر کو مات کر دیا۔ زندگی سہانے رات دن تیلی کے بیل کیطرح جوئے میں جُتے رہے۔ سال بہر کی کمائی سب پہونک کر لگا دی مفلسی نے جو زور مارا تو مسجدوں سے جوتیاں غائب کلامیوں کے لیے غائب قربان جائے دیوالی کے سب مال مسروقہ تمامی ڈاڈ کی میز پر چنا ہوا رکھا ہے ہاں پربت نیرابی آسرا سے پر پنک عضو عضو کی پوجا کر ڈالی۔ پشاور مرحوم کی دیوالی ملاحظہ فرمائیے تو سب سے نرالی۔ شہر کی دیوالی دیکھئے تو عجیب ہی کیفیت ہے گلی کوچوں میں جہاں اور روز روشنی ہوتی تہی اُسدن دیوالی کے بہروسہ پر چراغ گل لیکن غائب دیوالی پر بلدیہ نے ایک بہی چراغ نہ جلایا اوس گلی سے خواہ لالہ نکلیں یا للائیں مگر وہاں کے تاریک جادو کے اڈے کسی کی نگاہ کسی پر نہ پڑنے پاتی اوس جگہ اندھیرے میں ایک دوسرے سے ٹامک ٹوئی بہی کرلو دو مطلق خبر نہ ہو شہد کا مضمون ہے بعض بعض جگہ تو برا حضوری سے بحیثیت اس شہر کے معمولی روشنی تہی نہ ذرا صدر کی طرف رخ کیجئے تو بالکل برہمی کی کر رہا ہے۔ چند مقامات پر ٹینک ٹینک کے پیسے جل رہے ہیں تو وہ بہی شاید کسی کے پہنچنے سکھانے سے یہ فضولخرچی درپیش ہوگئی ہوگی۔ اچھے اچھے کہانے بنیوں کے گہر پر اسطرح کا گپ اندھیرا تہا کہ منہ میں ہاتھ لیجاؤ تو سیدھا براہ ولایت ناک میں داخل ہو جائے۔ سوا ایک حلوائیوں نے اچھی چاشنی دکہائی تہی بے حساب پٹرولیم کو ریوڑی کے بہیر میں ڈالدیا تہا۔ صدر بازار کی ایک دوکان حلوائی نے اچھی سجائی تہی زمین سے لیکر دوکان کی چہت تک تہ بتہ مٹھائی سے سجائی تہی اور اوس وقت اس دوکان کی بلندی دیکھکر کوہ مری کا دہوکہ ہوتا تہا ازدحام خلقت سے دوکان پر خریداروں کی بہیڑ سے کہار ہے تہے بعض لاپ خوردوں کے دلمیں لڈو پہوٹ رہے تہے کہ یا پرمیشر اس حلوائی کو بیٹھے بیٹھے ذرا غفلت کی نیند آجائے تو یہ مٹھائی کے بہرے خوان پرشاد سمجھکر گہر کو لے جائیں۔ خلقت اس نظارہ میں ایسی محو ہو رہی تہی کہ نہ کوئی آپسمیں گفتگو کرتا تہا اور نہ بات۔ پہر بہی اس بہیڑ بہڑکا میں کئی دفعہ تماشائیوں میں شکر رنجی ہوئی مگر حلوائی کی شیریں کلامی سے معاملہ خورد برد ہو گیا۔ حلوائی کو گاہکوں سے جواب نہیں آتا تہا اسوقت ایسی عذب اللسانی پر تلے ہوئے تہے کہ خریدار دیکھ امرتی اور جلیبیوں کے چکر میں ڈالکر گھنچکر بنا رکہا تہا۔ مٹی کے کہلونوں کا کہیں پتہ نہیں چلتا تہا بعض دوکاندار مٹی کے کہلونوں کیطرح چپکے سادھے بیٹھے تہے۔ البتہ دو تین ڈہیر دہاڑن وغیرہ کی کہیلوں کے سڑک کے کنارے اسطرح پڑے ہوئے تہے جسطرح مرمت سڑک کے کنکروں کا ڈہیر پڑا رہتا ہے غرض اسجانب ادہر ادہر گہوم کر سبکی دیوالی اور سبکا دیوالہ ملاحظہ فرما کر دولتخانہ کو واپس

آسکتے ہیں۔ ۔۔۔۔ صاحب یہ تم بچے
نسب کی تہذیب چلی ہے۔ وہ آداب مزاحات لحاظ
تان کر اب سو گئے کر کر جلسے دیوالی بکنے
گئے ہی نہیں۔ اور دیوالی کا حال کیا روشن
کرواں بازار میں تیل ہی نہیں ۔۔۔ تکلف

ہاہا قلم

مرقوم ۔ ۔ ۱۰۱ ۔ پنجشنبہ ۔ الاشارہ

گندم نمائی وجو فروشی

تجھے چھپے ہیچ۔ خدا کرے گرنٹ نئی وجو
نہیں نصیب ہو۔ مگر یہ جو بکی بچیں آلو وار وجو
کے عوض میں کہیں آنکھوں سے دیکھی۔ بانده بنا
آجکل کا زمانہ وہ فریب سے بھرا ہوا ہے۔ بات
بات میں پیچ ہوتا ہے۔ اور وہ بھی دلیسی لوگوں کی
بات۔ پیچ میں پیچ۔ نہ میں نہ۔ ادھر میں ادھر۔ بات
میں بات غرض اُن کی بات وہ سنانی اور کام دو رخہ
ہوتا ہے۔ بچا میں جیب کر کے پہلے چنگے مانس کی
کاٹ لاکر تباہ ہوتے ہیں۔ گندم نمائی وجو فروشی انکا
فانی خاصہ ہے۔ اشیا کی خرید وفروخت۔
تجارت کے لین دین۔ بیوپار کے الٹ پھیر
میں زیر قوم ماسی کے ٹکڑوں کی طرح کر یہ دیکھو
بھلا یہ دیکھو خالی اور پھر دیکھو تو دونوں خالی ملا انکے
کرتے ہی تو لیکن غضب خدا کا انہوں نے لڑکیوں کے
بیچ میں بھی ایسی ہی کار ستانیاں کرنے لگے کہ وہ تنگ
کچھ اور سامنے میں کچھ۔ سوا سطے میں آپ کو ہدایت کرتا
ہوں کہ اگر آپ سے اور جانے کہیں تغیبانی اردگر
میں پھنس جانے کا موقع ہو تو ذرا اچھی طرح جانچ
پڑتال کر لیجئے گا۔ بڑے لوگوں نے جو کہا ہے
کہ شرع میں کیا شرم ہے یہ ہی موقع کے واسطے
ہے۔ بقول تمھیں جس کے کی شرم لوگوں سے
ہو سکے گرم اس سے زیادہ اور کیا گرم ہو نہیں سکے

کر روکی کے وارثوں نے پھیل (نمونہ) نو دکھایا!
پہلی پیکر۔ نازک ادا۔ نکیلی چبیلی۔ رنگیلی چھبیلی۔
او۔ قیامت۔ فتنہ قامت۔ ابرو خنجر۔ خوش منظر کا
اور سگے میں بانده دی چڑیل صورت۔ کالی بلا
اور شامت۔ بقول ابن بیگی جاڑی بھیا ڑی۔ سر
جھاڑ منہ پہاڑ۔ بقول ہمارے تمھیں اونٹ رے اونٹ
تیری کونسی کل سیدھی جس پہلو سے دیکھو خبر کا
آنے کا ڈھیر جس رخ سے دیکھو جلا ہوا نان پاؤ
اب آپ ہی فرمائے کہ بیچنگی سونگی ہے یا نہیں
یہ بات زعفری ہے کہ ع۔ مٹی کی بھی سے زردا
ہے سہاب میں۔ مگر ترادو صرف ہے کہ جب
نہ نکوں میں گذر گئی ہو اور اگر کسی کمان کر سکے
میں ڈالا ہوا اور صورت نرمی دل چاہتا ہے کہ ایک
سنگ سے قدرت ناز و غمزہ سے لیس جسم
دوہرا اور چہرہ گدازہ ہو۔ رنگ لب سرخ و سفید ہو
کرو بچے ماروں کی دھوکا ہو۔ ع۔ شیدا کسی نے
گوندھ دیا ہے شہاب میں (پہلے مصرع کا معا
قدر کا سما دونکا جیکی میں ملکر ملاحظہ ہو) غرض
جب ایسی صورت ہوتی ہے تو چند روز میں جو تڑن
میں وال بچنے لگتی ہے۔ اس لئے مناسب ہی
ہے کہ دو لہا میاں پہلے ہی اندر باہر کی مطابقت
کر لیں اور بالخصوص لگی میں تو بہت ہی ہوشیا
رہنا چاہئے یہاں یہ اولٹ پھیر بہت چلی رہتی ہے
حال ہی کا ذکر ہے کہ ہمارے کرمفرما یہ ساعت
ناسعود سعد نامحمود اس لڑنگر میں پھنس گئے۔ خیال
تو یہ تھا کہ پری پیکر بغل میں دبائیں گے مگر نکاح
کے وقت معلوم ہوا کہ نقل مطابق اصل نہیں۔ بڑی
جھنجھٹ ہوئی۔ لڑکی والے بھی اڑ گئے کہ ہم
نے اسکا نمونہ دکھایا تھا اور اسیکی شادی تمہارے
ساتھ کر سکتے ہیں کرنا ہو تو کرو نہیں تو بھاگو۔ سلسلہ
دم دبا کے چلتے پھرتے نظر آئے۔ تھوڑی دیر کی

تعجب کے بعد وہ آپ میں گر گیا۔ جیراغ حق گرچہ
غائب کا مضمون ہو گیا۔ انجانب بھی اور بزم ترانم
میں کہتے ہیں جب دس سے ہاتھ بلتے ہوئے
خارج ہوئے تو رنگ پھیکے ہو پھیکے پڑ گئے
بار ہا ایک تاریخ دہر تھیلی جو ایک نظر ہے۔
نہ شادی گنت ہست بانی زشت
شنیدم جنگ بیداشد نہ آدم
زبس محمود را حسرت نمودہ
بگفتم بار با ہم شادی و غم
۱۳۱۸ھ

ہاہا قلم

ایک تماشائی از بمبئی

پنچھادر۔ معلوم ہوتا ہے کہ دو دو میاں بالکل
ہی گھامڑ تھے ان کو چاہئے تھا کہ اوس مصنوعی دولہن
کر زنکانی شکنجہ میں جکڑ دیتے اور اس کر گھر لے
اصلی دولہن کی نسبت ادے ککے دشا پر جوداری میں
دعوے تھوکتے کہ ریلوے پارسل کیطرح اندر
ہی اندر مال بدل دیا گیا۔ ہمارا اصلی مال ہم کو ملنا
چاہئے۔ اگر ثبوت معقول پہونچ جاتا تو ہماری بحالی
گورنمنٹ ضرور اوس لڑکی کو دلوا دیتی۔ پھر تو جیری
اور معدوم مالی شل ہو جاتی۔ سردی کا موسم
آگیا ہے مزے سے ایک کو اوڑھتے ایک
کو بچھاتے۔ ہو دو پشت گرما کر لڑکیوں سے وارثوں
کو ہمیشہ جلایا کرتے۔

ننھے سے بچوں کا جوش

بچوں کے سرپنچ میاں بمبئی پنچھادر۔ اللہ آپ
کی حمیت اسلام و محبت خیر الانام کو تا ابد قائم رکھے
لکھو کہا تحفہ شیر عید ہو کر دونوں کو شرف قبولیت اور بچوں
آداب و تسلیم گذار تا ہوں قبول کیجئے۔ ہم تو آپ
کی درازی عمر و ترقی درجات دونوں جہان کی ہر دم
دہر لحظہ خواہان و جویان رہتے ہیں۔ کیونکہ آپ

جملہ مسلمانان کو اللہ و رسول صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے گھر کا راستہ بتاتے ہیں اور ایسے کار خیر و صدقہ جاریہ کی نسبت رغبت دلا رہے ہیں - کہ جو فلاح دارین کا باعث ہے - جس کو حضرت نظامی علیہ الرحمۃ چھ سو برس پہلے قلمبند کر چکے ہیں -

در این عالم آبادگردی بہ گنج ٭ در آن عالم آزادگردی ز رنج

تو اب اس سے بڑھکر کونسی عبادت ہے اب ماننا نہ ماننا یہ ہمارا کام ہے آپ تو ڈھنڈورا کرو ان و کانوں تو اب گرٹ ہی چلے آگے بانصیب بانصیب آسکے اخبار مطبوعہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۰ء نے میرے طلباء مصروین مدرسہ اسلامیہ برہج گونڈہ کے دل میں ایسا جوش و خروش اسلامی پیدا کیا کہ اونہوں نے اس مصرعہ بہا یا فقط شیرازی علیہ الرحمۃ پر - در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست - عمل کر کے جھٹ پٹ چندہ کر ہی ڈالا اور ہمارے نذر کر دیا اور آئندہ کے ستنے ہی بہت جوش ظاہر کیا -

واسطے بر عکس اون حضرات کے کہ جنکو دعوے تقوی و پرہیزگاری غمخواری و غمگساری و ہمدردی اسلام کا ہے اور جس جگہ کہیں ذکر خیر ہوتا ہے تو الٹی کھینچ کھانچ اب کرتے ہیں گویا بانیہ بد سلطانی (?) علیہ الرحمۃ کا خرقہ اونہیں کو عطا ہوا ہے - مگر جو ہے ایک پھوٹی کوڑی نہیں کھلتی اگر اس قسم کا تذکرہ یعنی رسول مقبول کے گھر کے راستہ بنے کا ان صاحبان کے روبرو آہی جاتا ہے - تو امام جامع مسجد کی طرح کانوں پر ہاتھ رکھکر الگ ہو جاتے ہیں اور طرح طرح کے حیلہ و حوالہ کرکے اسے ٹال جاتے ہیں کریں گے وہ گرو - (نام درج فہرست کی گئی ہیں)

قطعہ تاریخ رحلت جناب امیر مینائی لکھنوی

از نتیجہ فکر جناب فصیح الملک نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی

وائے ویلا چل بسا دنیا سے وہ | جو مرا ہمدم تھا میرا ہمصفیر
مصطفےٰ آباد سے یا دکن | یہ سفر تھا اس مسافر کا اخیر
کیا لکھوں کیا کیا ہوئیں بیماریاں | کیا لکھوں تفصیل امراض کثیر
مبتلائے شدّت صفرا و تب | سوءِ آزار اسہال و زحیر
گو بظاہر تھا امیر احمد لقب | در حقیقت باطناً پایا فقیر
شاہ مینا سے تھا نسلی سلسلہ | شاعری میں خاص تلمیذ اسیر

ہے دعا بھی داغ کی تاریخ بھی
قصر عالی پائے جنت میں امیر
۱۳۱۸ھ

ولہ

چل بسے واں کو بہت جب آہ | رات دن جنکے غم میں ہے دلگیر
آج اس غم کی یہ کہی تاریخ
اب ہوا دل سپہ آہ داغ امیر
۱۳۱۸

ولہ

کر گئے رحلت امیر احمد امیر | اب نشاط زندگی جاتا رہا
مل گئی تاریخ دل سے داغ کے
آہ لطف شاعری جاتا رہا
۱۳۱۸ ہجری

رنگیلے پنچ پہ گرتے ہیں اسطرح مفتی
کہ جیسے گرتے ہیں دونہ پہ گد کیلے ہیں

ہائی ڈیر پنچ بہادر - سلام بندگی گڈ مورننگ کیسے لے بہار میں جھومتے ہو ذرا ہماری آپ کی نوند سے ترند اٹھنے سے استغفار رد جاتا قہ قہ قہ ہا ہا - اری یہ ایکن خیر باشد آج آپ کیوں اس کیوں ترچھے جاتی ہیں کیا ہے عنوان کا کیت دیکھ کیا ہی [illegible] رسول کے کتنا ہوگئے - قہ قہ قہ ہا ہا ہا - ہائیں پھر وہی بات تم کیا کچھ بولایا سے گئے ہو - اجی واہ حضرت آنکھ ہی بڑی دیکھی پر جی آپ ہی ایسی قدرتی رقیبیں ملا کرتی ہیں بھلا ہمارے ایسے نصیب کہاں - ہاں البتہ ایک بہت بڑی خوشی کی بات ہے جس سے آپ بھی شکر گزار ہو جائیں - واہ واہ جو ابھی تنجری کی بات ہو تو پہ کیا ہو انگلی اڑا دو جو کچھ میں بارہ محرود شرعی گز نکالوں - نہ بیبا ایسا نہ کرنا میں مجھ خود ہی کچھ کہتا ہوں مگر دیکھو حضرت ہمارے تمہارے سوا اور کوئی نہ جانے کیونکہ بد دولت کے دشمن بہت ہیں - اری لاحول ولاقوۃ پنچ بہادر کے مضمون نگار ہو کر ڈرتے ہو توبہ توبہ - اچھا تو پھر دربار میں ہی کھلا دل کر کے کہے ڈالتا ہوں سنو

رنگیلے پنچ پہ گرتے ہیں اسطرح مفتی
کہ جیسے گرتے ہیں دونہ پہ گد کیلے ہیں

اجی حضرت کچھ سمجھے بھی ہاں ہاں میں خوب سمجھ گیا قہ قہ قہ آہا ہا ہا - سچ کہنا کہیں مفت خورونکی ٹولی کی قسم مفتی تو چلے کباب ہو کر ہو سکتے اور علی ہی لیں سکتے ہو نگے بہت خوبی کی قسم میں سمجھا کیا ہی بات کہی ہو تو بھلا ہم اور بھی بات نہ کہیں تو پھر راست گفتاری کس بات کے ارے اور تو اور جنکی بڑی بڑی توندیں ہیں وہ [illegible] مجھے بیرو کہا کہ محروب ہو گئی ہیں جنکی ایک پیسہ خرچ کرنیں تو دم نکلتی ہے وہ تو مفت ہی میں پنچ بہادر کو دیکھکر اپنی طبیعت خوش کر لیتے ہیں اور ہر اخبار کو انہیں مفت خوروں نے گھیر لیا ہے جیسے مرگھٹ کو بہت گھیرتے ہیں یا فقط روٹیوں پہ گرتے ہیں تو پھر تو شرم نہیں آتی پنچ بہادر کو چینکی نذرانہ دیتے ہوئے بخار آتا ہے - ہاں پنچ ہے جب مفت ہی میں کام پورا ہو جاتا ہو تو پھر خریدنے کی کیا ضرورت ہے - وہ لوگ تو بیوقوف ہیں جو مفت خوروں کے ہاتھ میں اخبار تھما دیتے ہیں بلکہ دور ہی سے کر ال کے دکھا دیا کریں دیکھی اخبار -

ذرا گھڑی اون سے یہ تو پوچھو کہ [illegible] کے سلسلے ہی کام ہمیشہ کے نام پر ایڈیٹر صاحب چھوٹے نہ کبھی کسی کام میں صرف کرنا ہو نہ ذاتی خرچ میں لے ہو - لاحول ولاقوۃ تمہاری بہت بڑ رکہیں کبھی رسید بجنسہ چندہ کا نام سنتے ہو کیا بلکہ پڑتی ہو پھر کچھ تھوڑا سا اس کام پاک پر صدقہ نہیں کرتے بلکہ چپ رہ جاتے ہو تو کہتے ہو کہ ہم کو اس سے کیا مطلب وہ عرب ہے ہم ہندوستانی ہیں

علم میں تزادوا کیا تو ہم ہی ہیں لعنت تمہاری مسلمانی پر حقیقت میں تمہا کوئی بھی جوش نہیں - نہ سے تو وہ خوب اچھی ہیں جن کی آگ کے آگے ہیر ہاتھ پھیلا سکے ہیں -

جاسوسوں کی رپورٹیں

جنگ فریڈرکسٹاڈ میں ڈچوں کا بہت سخت نقصان ہوا۔ مجروح ڈچ ہمارے ہسپتال میں داخل کئے گئے۔ یہ جنگ دست بدست ہوئی خوب سنگینیں چلیں۔

بخفونٹین کے متصل جنرل ہارٹن نے جنرل ڈی ویٹ کو فریڈرکسبرگ پر سخت شکست دی۔ سکاٹش بورڈرز کے کپتان ہلی اور ۱۲ سپاہی مقتول ہوئے اور ۲ افسر اور ۹ سپاہی مجروح ہوئے۔

۲۵ ماہ حال کا ایک تار مظہر ہے کہ ٹرانسوال سرکاری طور پر برٹش سلطنت کا ایک حصہ قرار دیا گیا۔ اس اعلان کی تقریب بڑی دھوم دھام سے پریٹوریا میں منائی گئی۔

جنرل بارٹن نے فریڈرکسٹاڈ پر جنرل ڈی ویٹ کی فوج کو پسپا کیا۔ ڈچوں کا سخت نقصان ہوا۔ لارڈ میتھوئن نے ڈچوں کو زیرسٹ سے بھگا دیا۔ ۹ ڈچ قید ہوئے اور ان کے سامان رسد کی ۲۳ گاڑیاں ہمارے ہاتھ لگیں۔

محمد لاکھوں آدمی لندن کے محلوں میں سٹی امپیریل والنٹیرز کو دیکھنے کیلئے جمع ہوئے تھے ہر وقت دھکا پیلی کرتے ہوئے والنٹیرز کی لائن میں گھس جاتی تھی جس سے کئی آدمی مجروح ہوئے بیان کیا جاتا ہے کہ چار شخص ہلاک اور ۱۳ مجروح ہوئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر کروگر ہیگ سے تمام یورپین طاقتوں سے معاملۂ ٹرانسوال میں فیصلہ کرانیکی درخواست کرینگے۔

ڈچوں کی ایک بہت بڑی فوج نے ہوپ ٹاؤن کے قریب کیپ ماونٹڈ پولیس کے ایک دستہ کو گھیر لیا اور ۲ توپوں پر قبضہ کیا۔ پولیس کے سات مقتول ۱۳ مجروح اور ۱۵ گرفتار ہوئے ڈچ آخرش پسپا کئے گئے۔

بلومفونٹین کے جنوب میں ڈچ ٹولیں ریلوے اور ٹیلیگراف برباد کر رہی ہیں۔ بلومفونٹین کے اطراف ۱۰ میل کے رقبہ میں ۴ ہزار سے اوپر جو ڈچ نظر آتے ہیں وہ گرفتار کئے جاتے ہیں تاکہ ڈچوں کی فوج میں شامل نہ ہوسکیں۔

آسٹریلیا کی سلطنت جمہوری کے انتظام کیلئے لندن سے ایک ہزار سپاہی اور چار توپیں بھی جائینگی۔

جنگ فریڈرکسٹاڈ میں ہمارے ۱۴ سپاہی مقتول اور ۶۰ مجروح ہوئے۔

ڈچوں نے رسٹنبرگ پر قبضہ کرنیکا ارادہ کر لیا ہے۔ اور شہر کے بہت قریب پہنچ گئے ہیں۔ چار جگہ کیپ مشرق کیطرف ۲۰ میل کے فاصلے پر لگائے گئے ہیں۔

اور صبح میں مہم چین میں مسوادہ ہوچکے لئے ایک زنجبار تیار ہو رہا ہے۔

ڈربن میں بیان کیا جاتا ہے کہ گارڈن ہائی لینڈرز اور ڈیون رجمنٹ مہم چین پر چند روز میں روانہ ہونگی۔

ایک سرکاری تار مظہر ہے کہ چونکہ ڈچوں نے ریلوے لائن پر کئی حملے کئے اسلئے جنرل ہنٹر نے اونہیں ونٹربرگ سے نکال دیا۔ رائل آرٹلری کے میجر ہینیبل مقتول ہوئے اور کئی مجروح ہوئے ڈچ جنرل بوتھا کو اطاعت قبول کرنیکا پیغام بھیجا گیا تھا مگر اوس نے نامنظور کیا۔ وہ یہ اقرار کرتے ہیں کہ لڑائی میں اب کچھ دم باقی نہیں رہا مگر پریسیڈنٹ سٹین صلح کی درخواست پر کان نہیں دھرتے۔

جدید انتظام کے مطابق آزاد والنٹیروں کی تمام فوجیں لندن میں ۱۵ روز تک مہمان رہینگی۔

جنرل ہنٹل نے پھر ریٹز اور جیلیم پر قبضہ کیا۔ جیلیم کے قریب ڈچوں کا ایک بہت محکم مورچہ تھا جہاں سے جنرل موصوف نے دشمن کو بھگا دیا۔ ہمارے ۳ سپاہی مقتول اور ۱۷ مجروح ہوئے۔ لارڈ چیرلڈ گروزنر بھی مجروح ہوئے۔ ڈچوں نے ۲۰ اکتوبر کو جنبوا پر ایک برٹش چوکی پر حملہ کرکے ۱۰ سپاہیوں کو گرفتار کیا بعدہ کیپ ٹاؤن سے آنیوالی ایک میل ٹرین کو لوٹ کر اسے آگ لگادی۔ اوسیوقت ایک فوجی ٹرین بھی آگئی۔ جسے دیکھکر دشمن منتشر ہوگئے۔

نیدلبرانڈ کا جو سونا ضبط کیا گیا اوسکی قیمت ایک لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ ہے۔ اور مالکان معادن کی مجلس کی تحریک سے گورنمنٹ جوہنسبرگ نے یہ کارروائی کی۔ اسلئے کہ اثنائے جنگ میں کروگر نے اونکے سونے پر قبضہ کیا تھا۔

لارڈ رابرٹس ڈربن ہوتے ہوئے کیپ ٹاؤن پہنچے۔ اور ۲۰ ماہ حال کو لندن روانہ ہونگے۔

لارنزو مارکز کے تار کے مطابق ڈچ اپنی اپنی فوجوں میں شامل ہونیکے لئے روانہ ہوچکے ہیں۔ ان میں سے ۱۴ ڈچوں کی ایک جماعت نے ایک برٹش دستہ سے مقابلہ کیا۔ مگر کوئی بچکر نہ نکلا۔ یا مارے گئے۔ یا مجروح ہوئے یا قید ہوئے۔

چونکہ متواتر رپورٹ پہنچ رہی ہیں کہ ڈچ عورتیں مختلف طریقوں سے اپنی فوجوں کو مدد پہنچا رہی ہیں۔ اس لئے یہ عورتیں اون شہروں اور بندرگاہوں کو بھیجی جا رہی ہیں۔ جہاں برٹش محافظین ہیں۔

سر الفریڈ ملنر ٹرانسوال کا گشت لگاکر کیپ ٹاؤن واپس آگئے۔

مہاراجہ جیند نے بمبئی میں جس بڑی شادی کی اوسکے والد نے سنتے ہی مہاراجہ پر نالش کی۔ والدہ مس کا حجام قوم ہے۔ غنیمت ہے جس نے دلالی کی ۴ ہزار نقد لیکر رفوچکر ہو گیا۔ مبارک۔

انگریزی اخبار نے تجویز پیش کی کہ ہند میں شادی پر ٹیکس لگایا جاوے جس سے ۲ ۴ کروڑ آمدنی ہوگی۔

راولپنڈی ڈسٹرکٹ کی فوجین ۲۰ اکتوبر سے ۴ نومبر تک میدان بارہ کاؤ میں جنگی مشق کرینگی۔

سلسلہ تار کا ایک جدید سکشن رڑکی میں تیار کیا گیا جو خدمات چین کو روانہ کیا جائیگا۔

شملہ میں ۳ نومبر کو حضور کمانڈر انچیف نے ۱۳ اوپن پلٹن بمبئی کے سپاہیون کو شرقی افریقہ کے تمغے عطا کئے۔

شمالی سٹیشن پر گارڈ مسمی اللہ دیا گرفتار ہوا۔ چار ہزار کی مالیت کا نقرئی پارسل چرالیا تھا۔

حضور کمانڈر انچیف شملہ سے روانہ ہوگئے۔

کونسل آئین ہند میں نواب فیاض علیخان کا میعاد عہدہ ختم ہوگئی۔ مگر انتخاب کے بھی امیدوار ہین۔ انتخاب کنندے مقامی کونسل الہ آباد کے غیر سرکاری ممبر ہین۔ راجہ رامپال سنگھ و بابو سری رام بھی امیدوار ہین۔

شملہ کالکا ریلوے کی قطعی پیمایش ختم ہوگئی۔ جون ۱۹۰۳ء تک یہ ریلوے تیار ہو جائیگی۔

فتحپور میں ۳ نومبر کی رات کو جو کی نظر ... پر حملہ کیا۔ ایک میگزین رائفل سے لیکے ۲ اور ... خدمتگار

قتل کئے۔

قوم محسود وزیری کا جرگہ پہلے طلب ہوگا۔ اور ان شرارتون کے متعلق اُس سے جواب طلب کرکے قانون کے مطابق کارروائی کرین گے۔

کانپور کے بلوائیون کا آخری اپیل ہائیکورٹ میں طے پایا۔ ۸ مجرمون کی سزائے موت (پھانسی) بحال رہی۔ کریم آلمی برادر مونسپل کمشنر بھی پھانسی پائیگا۔ ہائی کورٹ نے جرم ثابت پایا۔ ۸ مجرمون کے لئے عمر قید کالے پانی کی سزا تجویز کی گئی۔ باقی چار ملزم بوجہ عدم ثبوت کے بری کئے گئے جن کے نام یہ ہین۔ جگن مولا رامیشور ربیت۔ کیا تعجب ہے کہ اب لاٹ صاحب کیخدمت میں بھی اپیل گذرے۔

کلکتہ کی خبر ہے کہ علیپور کی عدالت مجسٹریٹ میں ایک بلوہ کا عجیب مقدمہ پیش ہے جسمین چھ آدمی سخت مجروح ہوئے ہین۔ ایک زمیندار نے سکھون کو کرایہ پر لیکر بندوق اور برچھیاں سے مسلح کرکے دوسرے زمیندار پر حملہ کروایا۔ دوسرے زمیندار نے بھی مقابلہ کیا۔ تو سکھون نے بندوقین سر کین۔

بنارس میں ایک شریف مسلمان کو بلا لیسنس کے ہتھیار بندوق رکھنے کے جرم میں ۴ ماہ قید ہوئے۔ مالک اخبار کالیداس بنارس کو قید سے چھڑانے کیلئے ۰۰ ۵ جمع ہوگیا۔ ۰۰۰ ۵ جمع کرنا ہی باقی ہے۔

فیروزپور و دیپالپور نہایت چنگی ہوئی۔ کہیں گھبرانے اور بیماری کی شکایت سے خالی نہین ہے۔

روس نے ہندوستان کی جائزہ کیلئے ایک بہادری آڈر بیچا اسیطرح چار سیلون کیلئے۔

علم سنسکرت کے مشہور عالم پروفیسر میکسمولر صاحب ۲۸ اکتوبر کو لندن میں مر گئے۔

حاجیان حجاز کی روانگی کیلئے علاوہ جاٹ گانون کے کراچی کا بندر بھی مقرر کیا گیا ہے۔ آلودہ مقامات سے کوئی آدمی جانے نہ پائیگا۔ اور قبل روانگی کے ہر ایک کا ڈاکٹری معائنہ ہوگا۔

لاہور کی بادشاہی مسجد و مسجد وزیر خان کے لئے حضور لارڈ کرزن نے تحائف تیار کرائے ہین۔ مسجد وزیر خان کے لئے ایک عمدہ رحل ہے اور شاہی مسجد کیلئے ایک عالیشان لیمپ۔

گورنمنٹ انڈیا کی ادنی اسامیون کا امتحان لاہور کلکتہ الہ آباد میں ۵ جنوری سے شروع ہوگا۔

سر حضور راجہ صاحب کپورتھلہ لندن میں ہین۔ بغرض قدمبوسی ملکہ معظمہ قلعہ بالمورل کو تشریف لیگئے۔ حضور قیصرہ ہند آجکل اسی قلعہ میں فروکش ہین۔ بعد ملاقات راجہ صاحب وطن کو واپس آینگے۔

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلا طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۲۸ اکتوبر	۱۲	۱۳	۱۳۶
۲۹ ؍؍	۲۶	۱۲	۱۱۵
۳۰ ؍؍	۱۹	۱۳	۱۳۲
۳۱ ؍؍	۱۷	۱۲	۱۱۷
یکم نومبر	۲۰	۵	۱۰۸
۲ ؍؍	۱۹	۲۳	۱۲۱
۳ ؍؍	۲۳	۱۱	۱۰۹

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک اڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔